شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ (قسط نمبر ۶) ترجمہ مولانا سیف الرحمٰن الفلاح

تیل اور سونا چاندی وغیرہ قبروں پر لے جانے کی منت ماننا نذرِ معصیت ہے

اسی طرح قبروں والوں کے لیے یا کسی ایک قبر والے کی نذر ماننا نذرِ معصیت ہے جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کی نذر یا فلاں فلاں شیخ کی نذر یا کسی اہل بیت کی نذر یا کسی اور کی نذر ماننا نذرِ معصیت ہے۔ ایسی نذر کا ایفا لازمی نہیں۔ بلکہ اگر نذر مانی ہے تو اسے پورا کرنا گناہ ہے۔ تمام ائمہ اس مسئلہ میں متفق ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصی اللہ فلا یعصہ[1]	جو اللہ کی اطاعت کی نذر مانے تو وہ اسے پورا کرے۔ جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اسے پورا نہ کرے۔

سنن میں حدیث مذکور ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لعن اللہ زوارات القبور والمتخذین علیھا مساجد والسرج	قبروں کی کثرت سے زیارت کرنیوالیوں پر اللہ کی لعنت ہو اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اور ان پر چراغ روشن کرنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

تو یہاں پر ان لوگوں پر لعنت فرمائی گئی ہے جو قبروں کے پاس مسجدیں بناتے اور ان میں چراغ روشن کرتے ہیں۔ جیسے قندیل وغیرہ۔

قبروں پر سونے چاندی کے قندیل لے جانا اور ان پر غلاف ڈالنا ان پر چراغ روشن کرنے سے لعنت کے زیادہ مستحق ہیں

جب قبروں پر چراغ روشن کرنے والا ملعون ہے تو جو اس پر سونے چاندی

---

[1] مشکوٰۃ جلد ثانی صفحہ ۲۹ بحوالہ صحیح بخاری۔

کی قندیلیں اور شمعدان رکھتا ہے اور روشن کرتا ہے تو ایسا شخص بالاولیٰ لعنت کا مستحق ہوگا جو شخص کسی نبی کی قبر یا کسی صحابی کی قبر یا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی رشتہ دار کی قبر یا کسی شیخ کی قبر پر تیل، شمع، سونا چاندی یا غلاف وغیرہ کی منت مانتا ہے، تو یہ نذر معصیت ہے۔ اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ رہی یہ بات کہ کیا اس پر قسم کا کفارہ ہوگا یا نہیں؟۔ اس معاملہ میں علماء کے دو مختلف اقوال ہیں۔ اگر وہ اپنی نذر کو اہل بیت وغیرہ فقیر اور صالحین پر خرچ کرتا ہے تو اس کے لیے بہتر اور نفع بخش ہے۔ کیونکہ اس نیک عمل کا اللہ اسے ثواب دے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزا دیتا ہے اور صدقہ کرنے والا اللہ کی خوشنودی کی خاطر صدقہ کرتا ہے۔ اس کا اجر مخلوق سے طلب نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ سے مانگتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وسیجنبها الاتقی	اور پرہیزگار کو اس (دوزخ) سے بچا لیا جائے گا،
الذی یؤتی	جو اپنا مال اللہ کی راہ میں اس لیے دیتا ہے
ماله یتزکی	تاکہ پاک ہو جائے۔ اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں
وما لاحد عنده	جو وہ دے کر اسے اتارنا چاہتا ہے۔ وہ تو
من نعمة تجزی	بس اپنے رب کی رضا کا طلب گار ہے۔
الا ابتغاء وجه	وہ بلند ہے۔ اسے (اپنے مالک سے) جو
ربه الاعلی و	کچھ ملے گا اس پر وہ ضرور راضی اور خوش
لسوف یرضی (الیل)	ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومثل الذین ینفقون	ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضا
اموالهم ابتغاء مرضات	حاصل کرنے اور اپنے نفس کو ایمان پر پختہ
الله وتثبیتا من انفسهم	رکھنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ایک باغ
کمثل جنة بربوة (البقرہ ع)	کی ہے جو کسی ٹیلہ پر واقع ہو۔

اپنے نیک بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ وہ تو یوں کہتے ہیں۔

انما نطعمکم لوجه الله	ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر
لا نرید منکم جزاء ولا	کھانا کھلاتے ہیں۔ تم سے کسی بدلہ اور شکریہ

شکورا (الدھر ع) کے خواہاں ہرگز نہیں۔

جب کوئی یوں سوال کرے کہ ابو بکرؓ کی کرامت یا علیؓ کی کرامت وغیرہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں تو اسے کچھ نہ دیا جائے۔

اس لیے کہ کسی کے لیے یہ لائق نہیں کہ غیر اللہ کا نام لے کر لوگوں سے سوال کرے۔ مثلاً وہ کہے میں حضرت ابوبکرؓ یا حضرت علیؓ یا فلاں فلاں شیخ کی کرامت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں۔ ایسا سوال کرنا شریعت میں جائز نہیں۔ بلکہ ایسے سوالی کو خالی واپس موڑا جائے۔ صرف اس سوالی کو دیا جائے جو اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ کسی شخص کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ غیر اللہ کا نام لے کر سوال کرے۔ کیونکہ دین اللہ کے لیے خالص کرنا تمام عبادات میں ضروری ہے۔ خواہ وہ بدنی ہوں یا مالی۔ جیسے، نماز، صدقہ، روزہ اور حج، جس طرح رکوع اور سجدہ غیر اللہ کے سامنے ناجائز ہے اسی طرح روزہ اور حج اللہ کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔ اسی طرح دعا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے سوا جائز نہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اپنی کلام پاک میں فرمایا۔

وقاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنة و یکون الدین کله لله (الانفال ع)	تم ان (مشرکوں) سے لڑائی کرو تاوقتیکہ (شرک کا) فتنہ نیست و نابود نہ ہو جائے اور تمام دین اللہ کا نہ ہو جائے (یعنی اللہ کے ماسوا کسی کی پرستش نہ کی جائے۔

ایک اور مقام پر فرمایا۔

واسأل من ارسلنا من قبلك من رسلنا اجعلنا من دون الرحمٰن الھة یعبدون (الزخرف ع)	(اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ سے پہلے جن پیغمبروں کو ہم نے بھیجا ہے۔ ان سے دریافت کریں۔ کیا ہم نے ان کے لیئے اللہ کے سوا ایسے معبود ٹھہرائے ہیں، جن کی عبادت کی جاتی ہو۔؟

نیز فرمایا۔

تنزیل الکتاب من الله العزیز الحکیم انا انزلنا الیک الکتاب بالحق فاعبد الله مخلصا له الدین (الزمر ع۱)

اس کتاب (قرآن پاک) کا اتارنا اس کی طرف سے ہے۔ جو ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے۔ ہم نے اس کتاب کو آپ کی طرف حق کے ساتھ نازل کیا ہے (اس لیے بلاتردد) آپ اللہ کی عبادت میں لگ جائیں اور عبادت خالص اس کے لیے کریں۔

اسلام کی بنیاد دو اصولوں پر ہے۔

۱۔ اللہ کے بغیر کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

۲۔ اس کی یوں عبادت کی جائے، جیسے اس نے مشروع قرار دی ہے۔

درحقیقت اسلام یہ ہے کہ ہم اللہ کے بغیر کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کی یوں عبادت کریں۔ جیسے اس نے مشروع قرار دی ہے۔ اس کی عبادت میں بدعات کی آمیزش نہ ہو۔

جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا۔

فمن کان یرجوا لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرك بعبادة ربه احدا (الکهف ع۱۲)

جو شخص) اپنے پروردگار کی ملاقات کا خواہاں ہے اسے چاہیئے کہ عمل صالحہ کرنے میں مصروف ہو جائے اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک مت ٹھہرائے۔

نیز فرمایا۔

لیبلوکم ایکم احسن عملا (الملك)

(اللہ نے موت و حیات کا سلسلہ اس لیئے قائم کیا) تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

فضیل بن عیاض رح اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

ای اخلصه واصوبه — یعنی اس کے لیے خالص اور درست کیا۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ اے ابو علی اخلص اور اصوب سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ عمل جب خالص ہو، لیکن صواب نہ ہو تو اسے بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت

حاصل نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر عمل صواب ہو۔ لیکن خالص نہ ہو تو وہ بھی قبول نہ ہوگا جب تک خالص اور صواب نہ ہو، شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خالص عمل کی تعریف یہ ہے کہ صرف رضائے الٰہی کے لیئے کیا جائے۔ صواب یہ ہے کہ کتاب و سنت کے تقاضے کے مطابق کیا جائے۔

یہ سب کچھ اللہ کے لیئے ہو کیونکہ اللہ کے دین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں تک پہنچایا۔ تو وہ حرام ہوگا۔ جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا۔ اسی طرح دین وہ ہوگا، جسے اللہ نے مشروع قرار دیا۔ اللہ نے مشرکوں کی مذمت کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے دین میں اپنی طرف سے کچھ ایسی باتیں مشروع کیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ ان لوگوں نے ایسی اشیاء کو حرام ٹھہرایا، جن کو اللہ نے حرام نہیں ٹھہرایا تھا۔ جیسے بحیرہ (کان پھٹا) سائبہ (سانڈھ) وصیلہ (اونٹنی سے اونٹنی ملنے والی) اور حام (دس بچے جننے والا اونٹ)، اور ایسا دین مشروع قرار دیا جس کا اللہ نے اذن نہیں دیا۔ جیسے غیر اللہ کے سامنے دعا کرنا اور اس کی عبادت کرنا اور رہبانیت اختیار کرنا جو نصاریٰ کی ایجاد کردہ ہے۔

اسلام تمام پیغمبروں کا دین ہے۔

اسلام اگلے پچھلے تمام رسولوں کا دین ہے۔ یہ تمام انبیاء اسلام کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا۔

یا قوم ان کان کبر	اے میری قوم! اگر تم میں میرا رہنا اور
علیکم مقامی وتذکیری	اللہ کی آیات سے وعظ و نصیحت کرنا
بآیات اللہ فعلی اللہ	تمہیں گراں گزرتا ہے تو میں اللہ پر بھروسہ
توکلت فاجمعوا امرکم	کرتا ہوں۔ تم سب اپنے شریکوں سمیت
وشرکاءکم ثم لا یکن	اکٹھے ہو کر میرے مارنے کا فیصلہ کر ڈالو۔
امرکم علیکم	پھر تمہارا یہ فیصلہ مخفی نہیں رہنا چاہیئے۔
غمۃ ثم اقضوا	پھر میرے ساتھ جو کچھ کرنا چاہو کر ڈالو اور
الی ولا تنظرون	مجھے مہلت نہ دو۔ اگر تم (میری وعظ و
فان تولیتم فما	نصیحت سے) روگردانی کرتے ہو (تو تمہاری

سألتكم من اجر ان اجری الا علی اللہ وامرت ان اکون من المسلمین (یونس ع)

مرضی) میں تم سے اس (موعظت و تذکیر کا) کوئی اجر کا مطالبہ نہیں کرتا۔ میری وعظ و نصیحت کا اجر اللہ دے گا۔ مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہو جاؤں!

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ومن یرغب عن ملة ابراھیم الا من سفه نفسه ولقد اصطفیناہ فی الدنیا وانه فی الآخرۃ من الصالحین اذ قال له ربه اسلم قال اسلمت لرب العالمین ووصی بها ابراھیم بنیه ویعقوب یا بنیّ ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون

(البقرہ ع)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب سے وہی انکار کر سکتا ہے جو ناداں اور بے وقوف ہے۔ ہم نے دنیا میں اسے (پیغمبری کے لیے) منتخب کیا ہے اور آخرت میں بھی صالحین کی جماعت میں سے ہوگا۔ جب ان کے پروردگار نے حکم دیا کہ میرے مطیع ہو جاؤ تو حضرت ابراہیمؑ نے (فوراً بلا تامل) جواب دیا کہ میں پروردگارِ عالم کا مطیع ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پوتے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اس (دینِ اسلام) کی پابندی کرنے کی وصیت کی تھی۔ (وہ وصیت یوں تھی کہ) اے میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دینِ اسلام کو پسند فرمایا ہے۔ اس لئے (اسلام پر پختہ رہو۔) جب فرشتہ اجل آئے تو تم پوری طرح مسلمان ہو۔

نیز فرمایا۔

یا قوم ان کنتم آمنتم باللہ فعلیه توکلوا ان کنتم

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو پھر اسی پر بھروسہ کرو (کیونکہ) اگر تم اس کے

مسلمین۔ (یونس ع ۹) | فرمانبردار ہو تو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے)

نیز فرمایا۔

واذا اوحیت الی الحواریین ان اٰمنوا بی وبرسولی قالوا اٰمنا واشہد باننا مسلمون (المائدہ ع)	جب میں نے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے) حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول (حضرت عیسیٰ) پر ایمان لاؤ تو وہ کہنے لگے کہ ہم (اللہ) اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور آپ اس بات کے گواہ ہو جائیں کہ ہم (اللہ کے) پوری طرح فرمانبردار ہیں۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا معاشر الانبیاء دیننا واحد | ہمارا انبیاءؑ کے گروہ کا ایک دین ہے۔

الغرض تمام رسولوں کا دین ایک ہی رہا ہے۔ اس کا نام دینِ اسلام ہے۔ دینِ اسلام کا مطلب یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرنا اور اس کا کوئی شریک نہ ٹھہرانا اور اس کی عبادت اس کے حکم کے مطابق کرنا۔ جیسے اس نے حکم فرمایا ہے۔ اور جیسے اس نے کسی کام کو مشروع فرمایا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

شرع لکم من الدین ما وصٰی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسٰی وعیسٰی ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ (الشوریٰ ع ۲)	(لوگو!) اللہ نے تمہارے لیے وہ دین مشروع قرار دیا، جس کی حضرت نوح علیہ السلام کو وصیت کی تھی اور جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہم نے وحی بھیجی اور جس دین کی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو وصیت کی۔ (وہ سب یہی کہا تھا کہ) دین کو قائم کرو۔ اور اس میں گروہ بندی مت کرو۔ جس دین کی آپ مشرکوں کو دعوت دیتے ہیں ان پر بہت گراں گزرتا ہے۔

ہاں البتہ اس دین میں راہ اور شریعت کی نوعیت میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔
جیسے فرمایا۔

لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا (المائدہ ع)	(لوگو! تمہارے ہر ایک کے لیے (یعنی یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں کے لیے) الگ الگ شریعت مقرر کی۔

جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی نوعیت مختلف اوقات میں تغیر و تبدل قبول کرتی رہی ہے۔ چنانچہ آغاز اسلام میں اللہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ پھر ہجرت کے دوسرے سال حکم فرمایا کہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ یہ امر اس وقت دینِ اسلام تھا۔ اسی طرح تورایت کی شریعت اپنے وقت میں دینِ اسلام تھی۔ اور انجیل کی شریعت اپنے وقت میں دینِ اسلام تھی تو جو شخص تورایت پر ایمان لاتا ہے اور انجیل کی تکذیب کرتا ہے تو وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اور ایسا شخص کافر ہے۔ اسی طرح جو شخص سابقہ دونوں کتب (تورایت اور انجیل) پر ایمان لاتا ہے، لیکن قرآن پاک کی تکذیب کرتا ہے تو ایسا شخص بلاشبہ کافر ہے اور دینِ اسلام سے خارج ہے۔ کیونکہ دینِ اسلام تمام کتابوں اور رسولوں پر ایمان لانے پر مشتمل ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین	(مسلمانو!) تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کی کتاب (قرآنِ مجید) جو ہماری طرف نازل ہوا ہے۔ اور جو (صحائف) حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور جو کتب (تورایت و انجیل) حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئیں جو احکام اور کتب انبیاء کو اپنے رب کی طرف سے دی گئیں (سب پر

احد منہم ونحن
لہ مسلمون
(البقرہ ع)

ایمان رکھتے ہیں، (یہود و نصاریٰ کی طرح) ہم کسی پر ایمان اور کسی کا انکار کر کے انبیاء میں فرق نہیں کرتے۔ ہم تو اس کے پوری طرح فرمانبردار ہیں۔

ترجمان کی ایجنسیاں

- ملک اینڈ سنز نیوز ایجنٹ بک سیلرز، ریلوے روڈ سیالکوٹ۔
- قریشی بک ڈپو سکرگڑھ۔ ضلع سیالکوٹ۔
- محمد سعید صاحب ایجنسی کھجور مارکہ صابن، بازار ناندلیانوالہ ضلع فیصل آباد
- حاجی ملک محمد ابراہیم صاحب دکاندار مین بازار ٹیکسلا، تحصیل وضلع راولپنڈی۔
- مولانا محمد عبداللہ صاحب، خطیب جامع اہلحدیث، صدر، راولپنڈی۔
- حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی جامع مسجد اہلحدیث۔ شاہ فیصل شہید روڈ لعل چند باغ میرپور خاص (سندھ)
- منشا بکسٹال بالمقابل ریلوے سٹیشن گوجرانوالہ ٹاؤن۔
- خواجہ نیوز ایجنسی لودھراں، ضلع ملتان۔
- "مکتبہ وہابیہ" ہاشمی کالونی۔ گوجرانوالہ
- مرکز ادب حسین آگاہی، ملتان شہر۔
- محمد ابراہیم صاحب نیوز ایجنٹ، عباس سائیکل ورکس، بلاک نمبر ۱۹، سرگودھا۔
- مولانا محمد اسماعیل صاحب خادم مسجد ایمن پور بازار، فیصل آباد
- میاں عبدالرحمان حماد صاحب خطیب جامع مسجد اہل حدیث، قبولہ ضلع ساہیوال۔
- محمود برادرز کریانہ مرچنٹس، چمن بازار، ہارون آباد، ضلع بہاولنگر۔
- محمد الیاس صاحب کمبوہ، کمبوہ ہوٹل، شہداد کوٹ۔ لاڑکانہ سندھ
- کاشانۂ ادب، چوک نیلا گنبد۔ لاہور